

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۳) مطبوعہ ۲۲-اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

آجکل انگریزی اخباروں میں اس قسم کے مضامین اکثر درج کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک بعنوان ہندوستان کی بیداری ہم اسی نمبر میں اپنے ایڈیٹوریل میں شایع کرتے ہیں +

ہمارے ناظرین آٹھویں و نویں صفحے پر ایک دینی کانفرنس کا اشتہار دیکھینگے جو لودیانہ میں عنقریب ہونیوالی ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ اس کانفرنس کے لئے تمام مسیحی خداوند سے دعا کریں تا یہ بہت سی روحانی برکتوں کے نازل ہونے کا وسیلہ ہو +

خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے چند ایک معنے

اور اُن کا مقابلہ

میں اُن سب باتوں کا جو شروع سے پیغمبروں اور نبیوں کی معرفت ظاہر ہوتی رہی ہیں ضایع کرنے والا نہیں بلکہ اُن کو پورا کرنے آیا ہوں +

ناظرین کیا آپ نے مسیح کی زندگی پر اُس کے معنوی اور باطنی مدعا کے لحاظ سے نگاہ کی ہے۔ دنیا کے سارے مذہبوں کے بانیوں میں اس باطنی مدعا کے لحاظ سے مسیح ایک اکیلا شخص ہے جس کے ساتھ کوئی فرد بشر مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس ابن خدا اس انسان پوش خدا کی زندگی کے باطنی مدعا کے متعلق چند ایک امور آپکی توجہ کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک اس بات کا خیال ہے کہ جن امور پر یہاں غور کی گئی ہے وہ میری یا آپ کے سوچ بچار کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ سب امور کلام خدا اس خدا کے کلمہ کی زبان سے اپنے اپنے موقعہ اور اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہو چکے ہیں +

مسیح نہ کہ حضرت محمد نہ بابا نانک نہ سری رامچندر وہ شخص ہے جس کی زندگی میں عورت اور مرد کے نکاح کی باہمی پاکیزگی کے بھید کے معنے نکلتے ہیں۔ اس پاک بھید کی روحانی مراد سوائے اُس تعلق کے جو خدا کے نجات دادہ لوگوں کو اُس ابدی شہزادہ عمانوئیل دلہا کے ساتھ ہے عالم بھر میں کیا بلکہ عالم ارواح میں بھی کہیں نہیں مل سکتی +

مسیح وہ شخص ہے جس کی زندگی میں انسان عالم اجسام کے سب سے بھاری امور یعنے روٹی کا کھانا اور پانی کا پینا اپنی اعلیٰ روحانی مراد کو حاصل کرتے ہیں جو کسی فرد بشر کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا جب ہمیں بتلایا جاتا ہے کہ ہماری روح کی روٹی مسیح یسوع کا جسم اور ہماری روح کا پانی یسوع مسیح کا خون ہے +

مسیح نہ کہ محمد وہ شخص ہے جس کی موت میں ہابیل اور کائین کی قربانی کی مراد ہے۔ جس کے کفارہ میں یہودیوں کی عبادت کے جزو اعظم یعنے شب و روز کی مسلسل قربانیوں کے معنے ہیں۔ جس کی نہایت عزیز جدائی خود انکاری میں ابراہیم کے اپنے عزیز گراں بہا لخت جگر کو قربان کرنے کا اصول تکمیل کو پہنچا ہے جس کی صلیب میں موسیٰ کا سفر کے بیابان میں سانپ کو نیزہ پر چڑھانا اپنا گہرا قیمتی اور مافوق تحریر انظام کرتا ہے جس کے جسم کا سہ روزہ زیر خاک دفن ہونا یونس نبی کے تین روز مچھلی کے پیٹ میں پڑے رہنے کے انکی اور چھپے ہوئے معنوں کو منکشف کرتا ہے۔ ناظرین کیا یہ سارے بھید

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲۔ کالم اوّل

نورافشاں

پادری اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب + پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے
پادری غلام مسیح صاحب + پادری پی سی اوپل صاحب

اسسٹنٹ ایڈیٹرز

بیداری ہندوستان

ہم میں سے اکثر اشخاص نے اِس ملک کے پورانک مضامین لنکا کے بڑے قوی ہیکل بہادر کی بیداری کے مشہور فسانے کو پڑھا ہو۔ وہ گہری نیند میں مستغرق بیان کیا گیا ہو۔ اُس کو ہوش وحواس میں لانے کے لئے کوشش پر کوشش کی گئی موسیقی باجے اُس کے کانوں میں بجائے گئے۔ لیکن ترہوں کی گونج اور کھرتالوں کی جھنجھناہٹ بھی اُسے گہری نیند سے بیدار نہ کرسکی قاصد پر قاصد شاہ کے حضور میں بھی خبر لاتا تھا۔ مگر وہ دیو ہیکل بیدار نہیں ہوا۔ حتّٰی کہ کل افواج نے ہمّت ہار دی اور قاصد متواتر یہی خبر لاتے رہے کہ وہ دیو ہیکل بیدار نہیں ہوا آخرش جب مہم ختم ہوچکی۔ تو وہ خواب دوست بدشواری تمام ہوش میں آیا +

اے مسیحی محبان وکارندگان یہہ ملک ہندوستان معہ اپنے بت پرست وباطل مذاہب والے باشندوں کے ہمارے روبرو ایک خوابیدہ قوی ہیکل بہادر کی طرح پھیلا ہوا ہی +

یہہ گہری نیند یعنے صدیوں کی دراز بند کے افسوں سے بستہ ہو۔ ہم اِس کارعظیم کو اپنے پیشِ نظر دیکھہ کر ششدر رہے جاتے ہیں۔ ہند کو سنگھڑت فلسفہ وذلیل توہمات کے زہریلے شربت کی بے شمار معتاد پلائی گئی ہیں۔ مگر تاہم اس بے چارے کو ہوش میں لانا اور بیدار کرنا ہمارے احاطۂ امکان سے باہر معلوم ہوتا ہی۔ کیونکہ سالہا سال سے انجیل شریف کی بشارت دی جاتی ہی۔ اور نیک اور صادق اشخاص نے بھی دیو مذکور کو بیدار کرنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ حتّٰی کہ مسیح کے سپاہیوں نے اِس مہم کے سرانجام کے لئے بڑی دلیری وجوانمردی سے دور و دراز سفر کئے اور اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کے لئے بڑی بڑی جانبازیاں دکھلائیں۔ اور ہم نے قریبًا تمام ہندوستان میں جابجا مسیحی بیت العلوم۔ مدارس۔ اور انجمنیں جاری کردی ہیں۔ اِس گذشتہ کارروائی کے لئے ہم اپنے خدائے ذوالجلال کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہر ایک صادق وسرگرم نومرید کے لئے جس نے کہ اپنے تجربے سے خداوند مسیح کی گناہ سے بچانے والی طاقت کو حاصل کیا ہو شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن جب ہم اکثر اضلاع پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہو کہ لوگوں کو راہ راست پر لانے میں چنداں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ جیسا کہ اکثر ہم نے بڑے بڑے شہروں میں صدیوں کی بڑی سرگرم کوشش کے بعد بھی بت پرستی بدرجۂ غایت مروّج دیکھی ہو۔ اور شیطان ہماری ناکامیاب کوششوں پر قہقہہ زن ہو۔ جب ہم اب تک غمناک دلوں سے ہندو صاحبان کے مذہب کے مضبوط قلعوں کو جو کہ بڑی مغروری سے اپنی طاقت کے گھمنڈ پر ہم پر گھورتے ہیں دیکھتے ہیں۔ بلکہ اسی طرح جب ہم اپنی مسیحی جماعتوں پر نظر ڈالتے ہیں (جو خدا کے فضل سے مضبوط جڑ پکڑ گئی ہیں) اور معلوم کرتے ہیں کہ وہ اب تک کمزور ہیں اور پورے طور سے گواہ نہیں ہیں۔ اور اپنے ہی اقرار سے ثابت کرتے ہیں کہ خدا کی اصلی آگ اور رُوح القدس کی طاقت کی اِن میں بڑی کمی ہو۔ تو کیا مناسب نہیں ہو کہ اس حقیقت کا سامنا کریں جو کہ اُن سب پر عیاں ہو جو اس معاملے کو حقیقی وروحانی نظر سے دیکھیں کہ وہ قوی ہیکل ابھی تک بیدا نہیں ہوا +

بھلا پھر علاج کیا ہی؟

کیا ہم کو مناسب نہیں کہ ذرا تامّل کے بعد یہہ سوال کریں کیا ہم خلق خدا کی محنت اور محبت میں اس قدر مستغرق ہیں۔ کہ ہم ذرا تامّل وغور نہیں کرسکتے۔ ملک ہندان لائق لوگوں سے جن میں کہ بڑے بڑے لائق مشنری صاحبان و مستورات سرگرمی سے کام کرتے ہیں کچھ کم نہیں ہو اس تمام ملک میں پھرنے کے بعد یہی معلوم ہوگا۔ کہ مسیحی کارندے ہر جگہہ برابر کام میں مصروف ہیں۔ اور ہر طرف سے بھی آواز آرہی ہو۔ کہ کام بہت ہو۔ کام حد سے زیادہ ہو۔ حقیقتًا کاہلی وسستی کا الزام ہم پر عاید نہیں ہوسکتا۔ مگر تلیم کیا باعث ہو کہ ہماری اس قدر تمام سرگرم کوششیں رائگان معلوم ہوتی ہیں۔ پاک نوشتے۔ ذاتی تجربہ وتمیز سب کے سب ایک ہی جواب تجویز کرتے ہیں۔ کہ ہم نے زیادہ اُن وسایل پر جو خدا نے خود عرش بریں سے سچی محبت کے لئے تجویز فرمائے ہیں عمل درآمد نہیں کیا۔ ہم نے اپنی زندگی کی مہم میں دعا کو مناسب موقع نہیں دیا۔ مدرسہ۔ دفتر۔ گانوں۔ سوزنانوں میں اکثر وقت صرف کردیا۔ مگر حجرۂ پاک میں مطلق نہیں (یعنے دعا بہت ہی کم کی ہو۔) اے ہمعصر کارندو تم نے محنت میں تو کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مگر دعا کی طرف بہت ہی کم توجہہ دی ہو۔ یہہ امر قابل تسلیم ہو۔ کہ باوجود جسمی۔ عقلی۔ ذہنی جوش کے ہم اس طاقت سے بدرجۂ غایت خالی ہیں جو کہ غیرفانی ارواح کو موت کے ابدی خواب سے بیدار

کرسکتی ہے۔ (یعنے زندہ خدا کی طاقت اور روح القدس کی قدرت) اکثر اوقات سیکڑوں مشنری بنگلوں میں کام کے لئے بدون خدا سے دُعا کئے نکلتے چلے جاتے ہیں البتہ علی الصبح کام کے سلسلے کے شروع ہونے سے پہلے یا شام کے وقت دن بھر کے کام سے چور ہونے کے بعد چند لمحے اس مقدس کام میں ضرور صرف ہوتے ہونگے۔ کیا یہہ ہم میں سے اکثروں پر صادق نہیں آتا۔ کہ ہم لوگوں کے لئے محنت زبہت کرتے ہیں مگر اُن کے لئے دُعا نہیں مانگتے۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو رابٹ مرے مکچین صاحب کی طرح جو ڈنڈی کی جماعت کے لئے سوز دل سے دعا کرتے تھے۔ ہندوستان کے لئے دُعا مانگتے ہیں۔ صاحب موصوف کبھی دعا مانگنے سے باز نہیں رہے۔ حالانکہ حالت بیماری میں بھی اِن سے جدا ہو کر اُن کے لئے۔ ہمیشہ دست بدعا رہے۔ حتیٰ کہ خداوند کریم نے آسمان کے پھاٹک کھول دیئے۔ اور اُن پر برکتوں کی بارش برسائی۔ یا ہم میں سے کتنے ہیں جو رابٹ ایکلن صاحب کی طرح اِس بُت پرست سرزمین کے باشندوں کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ جبکہ صاحب موصوف دن بھر کی سرگرم منادی کے بعد گھنٹوں تک اُن جماعتوں کے لئے جس میں وہ کام کرتے تھے دلسوزی و جان گدازی سے خدا سے دُعا مانگتے تھے۔ ہم سب دعا کی حقیقت سے بخوبی ماہر ہیں اور اس کی خوبی پر بڑے طول طویل لکچر دے سکتے ہیں۔ لیکن سوال تو یہہ ہے۔ کہ آیا یہہ ہمارے زبانی ہی جمع خرچ ہیں۔ یا اُس کے پابند بھی ہیں یا نہیں۔ پاک نوشتوں سے دو نظارے پیش نظر کئے جاتے ہیں۔ جن سے لوگوں کو بیدار کرنے کی تجویز بخوبی روشن ہو جائیگی ✣

(۱) پہلا۔ ایک لڑکا ایک نبی کے حجرے میں موت کی عمیق نیند میں بے حس و حرکت پڑا ہے۔ اُس خدا دوست کے خادم نے اپنے آقا کے ارشاد کے بموجب بڑی سرگرمی سے اپنے آقا کے عصا کو لڑکے کے مُنہہ پر بدیں اُمید لگایا کہ عصا کے لگتے ہی وہ لڑکا جی اُٹھے گا۔ لیکن اُس کا نتیجہ نہایت ہی دلچسپ زبان و نہایت ہی سادہ و سیدھے طور سے بیان کیا گیا ہے جب اُس عصا کے لگنے سے مُطلق نہ آواز تھی اور نہ چونک ہوئی۔ تو خدا دوست خود تشریف لائے۔ اور دیکھا۔ کہ موت کا غضبناک اور خاموش نظارہ سامنے ہے۔ تو بتاؤ کہ اب الیسع کیا کرے۔؟ کیونکہ اُس کے عصا سے کوئی معجزہ ظہور پذیر نہ ہوا۔ اور اُس کے خادم کی جلد بازی و سرگرمی بھی کچھ نہ کر سکی۔ مگر ذرا تامل فرمائیے اور دیکھئے کہ کیا ظہور میں آتا ہے۔ "نبی موصوف خود حجرے میں گئے۔ اور اپنے دو نو پر کواڑ بند کر کے خداوند سے دعا کی"۔ جو سرگرم جلد بازی و عصا کے مس سے ظہور پذیر نہ ہو سکا دعا کی طاقت نے کر دکھلایا یعنے وہ مُردہ جی اُٹھا اس کی دعا اس بیچارے مُردے کے لئے۔ پُر اعتقاد پُر جوش و دل سوز تھی۔ ذرا غور فرمائیے کہ آیا ہم ان سے جن کے درمیان میں رہتے ہیں۔ اور کام کرتے ہیں۔ دلی اُنس پیدا کرنے میں۔ کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں۔ اصل بات تو یہہ ہے۔ کہ کثرت کاروبار نے اصلی تبدیلی نہیں ہونے دی جس کا نتیجہ یہہ ہوا۔ "کہ وہ لڑکا بیدار نہ ہوا"۔ اے ہم عصر کارندو اگر ہم اپنی محنت و جانکاہی پر کفایت کریں تو یہہ کافی نہیں ہے بلکہ شیطان خوشی کریگا۔ اور ہم کو شرمندہ ہونا پڑیگا۔ ذرا آنکھیں اُٹھاؤ۔ اور دیکھو کہ کس قدر وسیع میدان ہمارے سامنے ہیں۔ کیا یہہ سچ نہیں ہے۔ کہ ہندوستان اب تک خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوا۔ آؤ ہم حجرے میں جا کر کواڑ بند کر کے خداوند سے دعا کریں۔ اور اُس کو جگانے کے لئے مدد مانگیں ✣

۲۔ دوم۔ اب پھر بیت عنیا کی قبر کا نظارہ آپ کے پیش نظر ہوتا ہے۔ اِس نظارے میں الیشع سے بزرگ تر جو بچانے اور جلانے پر قادر ہے۔ اِستادہ ہے۔ ہمدردی کے آنسو مُنجی کے عارض پر رواں ہیں۔ اور ہم خوابیدہ روحوں کی محبت و دلسوزی سے عبرت حاصل کرتے ہیں جب کہ ہم اُن کو زندہ پاتے ہیں۔ شاگرد اپنے خداوند کے حکم کی تعمیل کے لئے مستعد و تیار ہیں۔ علاوہ بریں ابن اللہ محبت و طاقت حاضر و ناظری سے خود وہاں موجود ہے۔ صرف اِتنا کہنا کافی تھا کہ اے لعزرس نکل آ۔ لیکن اِس بیداری کے وقوع میں آنے سے پہلے اِبن اللہ کو دُعا کرنی ضرور تھی۔ خداوند مسیح نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھائیں اور بُلند آواز سے کہا۔ کہ اے باپ میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تو نے میری سُنی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ تو نِت میری سُنتا ہے۔ مُردوں کو جلانے کی مرضی ہے مگر قبر کے پتھر کا دفعیہ ہونا ضروری ہے۔ لیکن آنکھوں کو اُٹھانا اور تائید غیبی۔ سرگرم اور پُرجوش دعاؤں سے خدا کی طاقت حاصل کرنا ضروریات سے ہے۔ شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہے۔ ہم میں سے بعض غیر اقوام کے لئے پُر رحم ہیں۔ کیونکہ ہم نے اُن نیک مقدمین کے نقش قدم پر جن کو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا خوب محنت کی اور تعصب و توہمات کے پتھر ہٹانے میں جو ہندوستان کی روحانی ترقی کے لئے صدیوں سے سد راہ ہو رہا تھا۔ بڑی بڑی مشکلات سے ہمکو اُن سے دوچار ہونا پڑا۔ مگر ہم لعزرس خوابیدہ ہی رہا۔ بھلا اب ہم میں کیا کوتاہی باقی رہ گئی۔ ہم نے خدا کی طرف آنکھیں اُٹھانے اور خدا سے زندہ کرنے والی طاقت جو سرگرم اور پُرجوش دعاؤں پر عطا ہوتی ہے۔ مانگنے میں بدرجۂ غایت کوتاہی و غفلت کی ہے۔ یہہ وہ ہی پورانا سوال ہے جس سے ہم سب بخوبی واقف ہیں کہ اے اُستاد ہم بد روحوں کو کیوں نہ نکال سکے۔ اور مُردوں کو کیوں نہ جلا سکے۔ اے مسیحی کارندو اِس قطعی نوجوان

جواب پر جو ہمارے ہادی و سردار کے مقدس لبوں سے نکلتا ہے۔ خوب غور کرو۔ تمہاری کمزوری ایمان یہہ جنس سوائے دعا کے کسی اَور طرح سے نکل نہیں سکتی۔ اِس میں کچھہ شک و شبہہ نہیں۔ کہ دعا ہی کل حالات سربستہ کی کلید ہے۔ دعا کے بدون ہند کا خواب غفلت سے بیدار ہونا ناممکن ہے۔

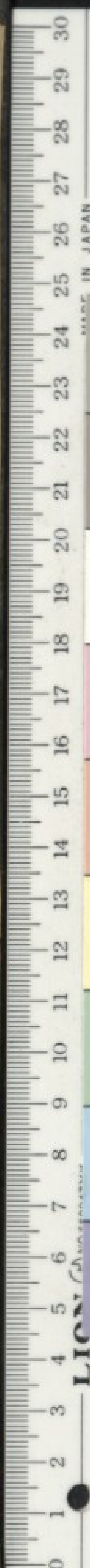
یہہ چھوٹا سا مضمون تمام مسیحی کارندوں کے لئے ایک پر محبت درخواست ہے۔ متفق ہو کر ہندوستان و نیز تمام دنیا کے لئے۔ خدا سے برکت چاہیں۔ خدا باپ ہند کو پیار کرتا ہے کیونکہ اُس نے جہان کو ایسا پیار کیا۔ کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا۔ تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ ابن اللہ چونکہ وہ ہند کو پیار کرتا ہے۔ نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا کفارہ ہوا۔ بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا۔ روح القدس بہبودیٔ ہند کی خواہاں ہے کیونکہ وہ دنیا کو گناہ۔ راستبازی۔ و فتوے کا مجرم ٹھہرانے مسیح پر تمام آدم زاد کے سامنے شہادت دینے کے لئے آئی ہے۔ اور اِس پر بھی ہمارا کام دوبھر نظر آتا ہے۔ اور ہند بیدار نہیں ہوئی۔ ہم میں سے اکثر کا یہ خیال ہے کہ اب خاتمہ ہے اور ہمارا مبارک خداوند اپنے مقدس چہرہ سے نقاب اُٹھانے والا ہے۔ بہت سے نشانات سے پایا جاتا ہے۔ کہ بعض مسیحی کارندے اِس ملک میں اُس کے ظاہر ہونے کے خیال سے متحرک ہو کر روح کی طاقت اور موجودگی کے عظیم علامات کے بعد ایمان اور انتظاری کے ہاتھہ پھیلا رہے ہیں۔ اور جابجا پادری صاحبان خدا کے وعدے کا پورا ہونے کا تجربہ کر رہے ہیں۔ اور روح القدس سے معمور و بھرپور ہو رہے ہیں۔ اِس بڑے بڑے اعظم کی بیداری دعا کی ضرورت ثابت ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر اِس ملک کے تمام بندگان خدا خواہ انگریز خواہ دیسی متفق ہو کر دعاؤں کے معتقد ہوں۔ اور اَور لوگوں کی نجات کو اپنی زندگیوں کا ایک خاص مدعا سمجھیں۔ اِس میں کچھہ شک نہیں کہ ہم ضرور برکات کی بوچھاڑ کے علاوہ بڑی بڑی چیزیں دیکھیں گے۔ آخر میں چند کلمات اَور بیان کئے جاتے ہیں*

اوّل۔ کیا ہم میں سے اکثر خود بیداری کے محتاج نہیں ہیں۔ ہم دن کے خاتمے پر اپنے تقسیم اوقات میں مثلاً معزز کام مثلاً۔ دوستوں کی ملاقات۔ جماعتوں کو پڑھانا لکچر وغیرہ دینا دکھلا سکتے ہیں۔ لیکن کیا دوشتی کے زمانے میں اِتنا ہی کافی ہے۔ کیا حقیقتاً روحوں کی تلاش۔ محبت اور اُن کے حاصل کرنے میں کوشش کی گئی یا نہیں؟۔ ہم بہت سے لوگوں کو خصوصاً غریب قوم کے لوگوں کو اصطباغ پانے اور اپنے نام مسیحی فہرست میں درج کرانے کی ترغیب دیں۔ لیکن کیا ہمیں یقین ہے کہ یہہ نومرید خدا کی طرف سے ہیں یا صرف تجارتی اشیاء ہیں۔ کیا ہم خدا کی پاک آگ سے کام کر رہے ہیں۔ یا اپنی مصنوعی آگ یعنے جسمی طاقت سے کام لے رہے ہیں۔ کیا ہم خود بھی بیدار ہیں۔ جب ذکریا جیسے کوئی نیند سے اُٹھاتا ہے۔ بیدار ہوا (ذکر ۴: ۱-۲) تو اُس نے ایک طلائی شمعدان معہ نالیوں کے جن میں سے زیتون کے درختوں کا تیل بہہ رہا تھا۔ دیکھا۔ اور اُس نے اِس خواب میں روحانی طاقت کے بھید کو سیکھا "ربّ الافواج فرماتا ہے۔ کہ نہ طاقت سے اور نہ قوت سے بلکہ میری روح سے ہے" کیا ہم سب مسیحی کارندے اِس خواب اور اِس طاقت سے آگاہ ہیں۔ ہاں بے شک اگر ہم آگاہ ہیں۔ تو ضرور ہم اپنے کام میں کامیاب ہونگے اور ہندوستان کو بیدار ہوتے دیکھینگے۔ ہم بے شمار مسیحی کارندوں کی تعداد سے اِس ملک کو انجیل کی بشارت سے راہ راست پر نہیں لا سکتے۔ جب تک کہ زندہ گواہ اور بیدار کام کرنے والے نہ ہوں جو اپنے ذاتی تجربہ سے مقدس تیل کو حاصل کرنا اور استعمال کرنا جانتے ہوں۔ ایسوں کے لئے وفادار خدا کا یہہ وعدہ ہے "اے کوہ عظیم تیری کیا ہستی ہے۔ تو زربابل کے سامنے میدان ہو جائیگا"*

مراسلات

قول بغیر فعل

انگور کے بغیچے والے نے جب اپنے پہلے لڑکے سے کہا کہ آج میرے انگورستان میں کام کر تو اُس نے جواب دیا تھا کہ میں نہیں جاؤنگا۔ اب دوسرے کی باری آئی جب باپ نے دوسرے کے پاس جا کر یونہیں کہا تب اُس نے جواب دیا۔ بھلا اے خداوند یونانی میں ہے بھلا اے خداوند میں جاؤنگا۔ یہہ جوان فرمانبرداری کا کامل نمونہ تھا دیکھیے لڑکا باپ کو کیسی شائستگی اور ادب سے جواب دیتا ہے۔ اچھا اے خداوند میں جاؤنگا۔ بعضے لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ ماں باپ سے بے ادبی کرنا ایک بہادری ہے۔ اکثر سنا جاتا ہے کہ لوگ بزرگوں کے نام بے ادبی سے لیا کرتے ہیں اور وہ جانتے کہ یہہ کچھہ بات نہیں مگر بیبل اِس چھوٹی بات کو بڑی عزت دیتی ہے۔ بیبل حکم دیتی ہے کہ دُنیا کے سب لوگوں کے ساتھہ ادب سے پیش آؤ۔ وہی سکھلاتی ہے کہ سب آدمیوں کی عزت کرو۔ وہ بیبل سچی اور اصل تہذیب سکھاتی ہے۔ جو سچا عیسائی ہے وہ ضرور سچا شریف ہے وہ کیسا ہی مفلس ہو اس کا درجہ کیسا ہی کم کیوں نہ ہو تو بھی وہ سچا جنٹلمین ہے۔ گر یہہ بیبل کا خاص حکم ہے کہ ماں باپ کی عزت کر۔ بلکہ وہ بڑی خوفناک آوازے کہتی ہے کہ وا ویلا ہے اُنپر جو اِس حکم کو نہیں مانتے۔ اِس لئے جوان نے باپ کی تعظیم کی اور ادب سے جواب دیا*



گذرا ٹھہرے۔ ہم نے جو عزت اُس کو دی وہ اُس کے لائق نہیں کیونکہ جو کچھ اُس نے اپنے باپ سے کہا وہ صرف لفظ تھے بغیر کام کے باتیں بہت تھیں مگر فعل کچھ نہیں۔ اُس نے صریح جھوٹ کہا۔ اُس نے بہت بڑا وعدہ اور اقرار کیا مگر اُس کے دل میں اُس کے پورا کرنے کا کچھ بھی ارادہ نہ تھا ✤

یہاں یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِن دونوں جوانوں میں سے کون بدتر تھا۔ مسیح اُس کو اور صورت میں بتلاتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ اِن دونوں میں سے کون اپنے باپ کی مرضی پر چلا۔ اِس سوال کا جواب دینا کچھ مشکل نہیں ہم سب متفق ہو کر کہہ سکتے ہیں کہ پہلا۔

دوسرے لڑکے سے اب یہہ **دوسری قسم کے لوگ** مراد ہیں جو قول کرتے مگر کبھی پورا نہیں کرتے۔ یہہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے بیبل میں سخت سزا لکھی ہوئی ہے وہ کہتے ہیں مگر کرتے نہیں (جیسا میں نے کہا کہ وہ منہہ سے میری نزدیکی ڈھونڈھتے ہیں مگر اُن کے دل مجھسے دور ہیں) اِس تمثیل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرا بیٹا صاف مکار تھا۔ جس وقت اُس نے کہا کہ میں جاتا ہوں اُس وقت اُس کے دل میں جانیکا کچھ بھی ارادہ نہ تھا مگر صرف مخمل کی طرح نرم الفاظ تھے جو بالکل جھوٹے تھے۔ کیونکہ مسیح اس کے لئے یہہ نہیں بتلاتا کہ جب اُس کا باپ اُس سے علیحدہ ہوا تو اُس نے اپنا دل بدلا۔ بلکہ جب وہ اپنے باپ کے نزدیک اور سامنے تھا اُس وقت اُس نے آپ کو چھپایا۔ اُس کے بھائی کی نسبت کہ جب اُس نے کہا تھا کہ میں نہیں جاؤنگا یہہ کہا گیا ہے کہ اُس نے توبہ کی اور گیا۔ مگر اس کی بابت کوئی ایسی بات نہیں کہی گئی۔ اُس نے بالکل اپنا دل نہ بدلا۔ حالانکہ اس نے بڑے زور شور سے قول کیا کہ میں کرونگا اور حکم بجا لاؤنگا۔ مگر اُس کے دل میں ویسا چلنے کا ذرا بھی ارادہ نہ تھا۔ پہلے جوان نے تبدیلی کی بُرائی سے بھلائی کی طرف لیکن دوسرے نے تبدیلی نہ کی بھلائی سے بُرائی کی طرف۔ کیونکہ وہ ساری باتوں میں برا تھا اِس لئے اِس میں کچھ تبدیلی نہ ہوئی۔ یہہ سچی تصویر اُن لوگوں کی ہے جو بڑے زور شور سے اقرار کرتے اور جو ظاہری صورت دینداری اور خدا ترسی کی بتلاتے مگر آخر کار وہ پکڑے گئے گناہ کے پنجرے میں ایسے ہی لوگوں نے کہ جن کے دلوں میں ذرا بھی رحم نہ تھا مگر ظاہر بڑا زور دکھایا اور اپنی میٹھی باتوں سے اُنہوں نے ایک گروہ کو پھنسایا۔

(یہاں اُن کا ذکر نہیں ہے جو گرتے ہیں) بلکہ یہہ مکاروں کی تصویر ہے کیونکہ گرنے والوں کی بابت بیبل میں بڑا رحم اور مہربانی کا کلام آیا ہے مگر مکاروں کے لئے کچھ بھی نہیں۔ اِس وقت میں یہہ بتلایا چاہتا ہوں کہ ہم ظاہری دکھاوے اور سوانگ پر جاتے ہیں کہ فلاں کرسچن ہے۔ بہتیرے ہیں جو خدا کے راستے پر بڑھائے گئے اور بظاہر بالکل کرسچن معلوم ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ یہہ مان لیا گیا کہ اب وہ دینداری میں کامل ہیں۔ باپ خدا پرست۔ ماں دیندار اُن کا خاندان گویا دینداری کی خوشبو سے بھرا ہوا اُن تمام باتوں سے ایسا معلوم ہوتا اور مان لینا پڑتا ہے کہ یہہ بہت اچھے لوگ ہونگے۔ مگر ہمیشہ یہہ بات راست نہیں نکلتی۔ کیونکہ خدا نہیں چاہتا کہ باہر سے چونا لگایا جائے مگر ایک شخص جو نئی پیدایش کو حاصل نہیں کرتا خدا کی بادشاہت میں داخل ہو نہیں سکتا۔ ایک دیوانہ جو اپنے سر پر گھاس رکھکر اُس کو بل دیتا اور کہتا ہے کہ یہہ تاج ہے اور ہاتھ میں لکڑی لیتا ہے اور کہتا ہے کہ بادشاہی عصا ہے۔ اور پتھر اُٹھاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہیرے ہیں ✤

یہہ لوگ ایسے فریب کے شکار نہیں ہوئے جیسے وے لوگ جو عیسیٰ مسیح کو اپنا نجات دہندہ نہیں جانتے۔ واقعی جو انسان اپنے گناہ جان کے آپ کو نجات دہندہ کے قدموں پر ڈالتا اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس کو اُسیوقت صرف معافی ملتی ہے اتنا ہی نہیں۔ بلکہ وہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوتا ہے۔ دوستو یہہ انجیل جو ہمارے بزرگوں کو کافی ہوئی اور اُن کی ساری زندگی میں روشن ہوئی۔ موت کے وقت انہیں تسلی ملی کہ وہ تیرتے ہوئے ہمیشہ کے آرام میں داخل ہو گئے۔ تو کیا یہہ تمہارے لئے کافی نہ ہوگی کیا تم نے بیبل کو ٹھنڈی فلاسفی سے بدلنے کی طیاری کی ہے۔ وہ فلاسفی ایسی ہے جو ایک دوسرے کے مخالف ہے اور وہ اُس روشنی کو جو ہمارے ہاتھ میں ہے چھینکر ہمیں مصر کے اندھیرے سے بھی بدتر اندھیرے میں چھوڑ دیتی ہے ✤

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے بہتوں کو موت کے بچھونے پر دیکھا پر اُن میں سے ایک کو بھی نہ دیکھا کہ وہ آرام کہ جس کو دل چاہتا ہے۔ بغیر عیسیٰ مسیح کے کسی نے پایا ہو۔ یہہ ایک بات ہے کہ جس سے میرے دل پر بڑا بھاری اثر ہوا۔ وہ یہہ ہے کہ عیسیٰ مسیح کی پوری پوری طاقت ایمانداروں کی زندگی اور موت میں دیکھی کہ جس سے میری بڑی دلجمعی ہوئی۔ اگر مجھے خدا کی مہربانی معلوم نہ ہوتی اور اس کا کچھ ثبوت بھی نہ ہوتا تو بھی میں ایمانداروں کی موت کو دیکھکر بڑی تسلی پاتا۔ تم میں سے کتنے لوگ طیار ہوکے آؤگے اور یہہ ثبوت لوگے خدا آپکو مدد دیگا کہ اُسیوقت آؤ۔ منادہمیشہ اپنی منادی کا اختتام اُن گنہگاروں کے سامنے جن کی نجات نہیں ہوئی درخواست پر کرتے ہیں مگر میرا آخر کلام تمہارے لئے ہے جو کرسچن ہو کہ تم سبھوں کو عیسیٰ مانگتا ہے اور تمہیں اسکے نام سے حکم دیا جاتا ہے کہ آؤ اور اسکے انگور کے باغیچہ میں کام کرو ✤

راقم
جے۔ بی۔ ایل۔ ازبمبئی

سی۔ ایم۔ ایس کانفرنس

۱۰ نومبر سنہ ۱۸۹۷ء میں اس کانفرنس کا اجلاس ہونے والا ہے۔ اور اس میں بڑے اہم امور پر گفتگو ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل امور کی بابت بھی کانفرنس غور فرماوے ✤



اوّل - امرتسر - سی - ایم - ایس کا پنجاب میں پہلا سٹیشن ہے جو ۱۸۵۲ء میں مقرر کیا گیا - مگر آجتک اس جگہہ کے واسطے ایک بھی لایق دیسی پاسٹر دستیاب نہیں ہوا - حالانکہ کئی ایک دیسی مسیحی تعلیم یافتہ موجود ہیں مگر وہ پاسٹر ہونے کی خواہش نہیں کرتے +

دوئم - دیسی مسیحی میڈیکل کالج اور ٹرینگ کالج میں تو خوشی سے داخل ہوتے ہیں - مگر ڈیونٹی کالج میں کوئی تعلیم یافتہ داخل نہیں ہوتا +

شاید ان سوالوں کا ایک جواب یہہ ہو سکتا ہے کہ دیسی مسیحیوں کو دینی خدمت کرنے کا شوق نہیں ہے - مگر جہانتک ہمارا تجربہ ہے - یہہ جواب صحیح نہیں ہے - اس لئے کہ جس قدر ترقی پنجاب میں آجتک ہوئی ہے - وہ دیسی مسیحیوں کی جانفشانی کا نتیجہ ہے - نارووال ایک جگہہ ہے جس میں ہندو مسلمانوں میں سے زیادہ عیسائی ہوئے ہیں مگر یہہ کس کی محنت کا نتیجہ تھا ؟ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ پادری بیٹمن صاحب کا ہاں یہہ سچ ہے کہ پادری صاحب بہت ہی محنت کش تھے - مگر جو لوگ نارووال سے عیسائی ہوئے ہیں وہ ہمارے محترم جناب پادری بھولاناتھ - گھوس صاحب اور میاں نصرت اللہ صاحب کی وساطت سے مسیح کے پاس لائے گئے - چنانچہ پادری صاحب موصوف کے تبدیل ہونے اور میاں نصرت اللہ صاحب کے اپنے خداوند کے آرام میں داخل ہونے کے بعد پادری بیٹمن صاحب تو نارووال ہی موجود رہے مگر ایک شخص ہندو مسلمانوں میں سے سرگروہ شخص عیسائی نہیں ہوا - البتہ مولوی رحمت اللہ صاحب عیسائی ہوئے - مگر اُن پر اُن کے بھائی ڈاکٹر عطار د صاحب اور منشی رحمت مسیح صاحب اور ڈاکٹر یوسف علی ناصر صاحب کا زیادہ تر اثر ہوا علاوہ بریں کسی شہر کے کسی مسیحی کا نام لو جو کسی دیسی مسیحی کی وساطت سے مسیحی نہ ہوا ہو - الغرض یہہ کہنا کہ دیسی مسیحیوں کو دینی خدمت کرنے کا شوق نہیں ہے - غلط ہے - ہاں سالانہ رپورٹوں سے عموماً یہہ سمجھا جاتا ہے - کہ دیسی کارندے کچھ کام نہیں کرتے ہیں اور انگریز دن رات محنت کرتے ہیں مگر حقیقتاً معاملہ دگرگوں ہے - یہہ مسلمہ امر ہے - کہ دیسی ہی دیسیوں میں کام کرتے اور کر سکتے ہیں - مگر انگریز شاذونادر +

دوسرا جواب مندرجہ بالا سوالوں کا یہہ ہو سکتا ہے - کہ مشن کا انتظام درست نہیں ہے - اور اس سبب سے زیادہ تر دیسی دینی خدمت کرنا نہیں چاہتے - یعنی ان کے حق حقوق صاف طور پر بتلائے نہیں گئے - لہذا ان کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جاویگا +

جب انگریز صاحبان اس قسم کا جواب سُنتے ہیں تو کہتے ہیں - کہ اس قسم کا انتظام کرنے سے یعنے دیسیوں کے حق حقوق مقرر کرنے سے بہت سے ایسے لوگ دینی خدمت میں داخل ہونگے جو اس کے لایق نہیں ہیں - اور یہہ سچ بھی ہے - مگر ضرور بہتیرے اس قسم کے بھی آوینگے جو حقیقتاً اس کے لایق ہیں - اور یہی حال انگریز مشنری صاحبان میں بھی ہے کئی ایک بالکل نالایق دینی خدمت میں لئے جاتے ہیں - اور کئی ایک لایق بھی اس میں شامل ہیں پھر کیوں انگریز مشنری صاحبان کے واسطے حق حقوق صاف طور پر بتلائے گئے ہیں اور دیسیوں کے واسطے نہیں - نیز ایک یہہ خرابی بھی انتظام میں ہے اور یہہ بڑی خرابی ہے - کہ ایک نوجوان ناتجربہ کار انگریز کے ہاتھ میں ایک دیسی تجربہ کار دیا جاتا ہے کہ جس طرح سے وہ چاہے اُسکو چلاوے - بلکہ ہمارا ایک چشم دید واقع ہے - کہ ایک یورپشین شخص عمدہ تعلیم یافتہ اس ملک کی زبان سے خوب ماہر جس نے قریب ۱۲ برس تک مشن میں ایک انگریز شخص کے ماتحت کام کیا - اور پھر اُس انگریز شخص کے ولایت چلے جانے کے بعد بیچارہ یورپشین ایک ایسے شخص کے ماتحت کیا گیا جو بالکل نو وارد ملک کے حال اور زبان سے محض نابلد تھا - اب فرمائے کہ ایسے حال میں کس طرح سے کام چلے حاصل کلام دیسی لوگ دینی خدمت میں اس لیئے داخل نہیں ہوتے کہ وے سمجھتے ہیں - کہ موجودہ انتظام کے لحاظ سے ہم کام نہیں کر سکتے ایک اور امر بھی قابل لحاظ ہے - کہ بعض انگریز مشنری صاحبان اپنے ماتحت کارندوں کے آرام کا کچھ فکر نہیں کرتے وہ ان سے حاکمانہ سلوک کرنے کو ہر وقت تیار رہیں - مگر مربیانہ برتاؤ کرنا نہیں جانتے اور عموماً وہ کہتے ہیں - کہ روپیہ ہمارا ہے جس طرح سے چاہیں خرچ کریں - جب تمہارا روپیہ ہو تو تم جو چاہو کرنا - ہم تعجب کرتے ہیں کہ یہہ خیال کیوں بعض انگریز صاحبان کے سر میں سما گیا ہے - وہ کیوں نہیں سمجھتے کہ روپیہ نہ انگریزوں کا ہے اور نہ دیسیوں کا مگر وہ اس مقصد سے جمع کیا جاتا ہے - کہ انجیل کی بشارت دی جاوے - روٹی پرورش کے لیئے نہیں ہے - ہاں اگر انگریز صاحبان صاف طور پر کہدیں - کہ روپیہ ہمارے ہی لئے ہے تاکہ ہم ہندوستان میں آسائش اور آرام سے رہیں - اور چار پانچ دیسی دینی خدمت کے نام سے ملازم رکھ لیویں تو بس فیصلہ شد - پھر یہہ سوچنا کہ کیوں دیسی لوگ دینی خدمت میں شریک نہیں ہوتے بے فائدہ ہے +

ہم کانفرنس کی خدمت میں یہہ بھی درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ آپ پنجاب میں مسیح خداوند کا نام زیادہ تر کامیابی کے ساتھ پیش کرنے کے لئے خصوصاً جمع ہوئے ہیں اور دہ برس پنجاب میں کام کرنے کے بعد آپ کو پنجاب میں دس شخص نہیں ملتے جن سے آپ اس بھاری معاملہ کی بابت صلاح و مشورہ کر سکیں - کیا یہی آپ کی کامیابی کا نتیجہ ہے +

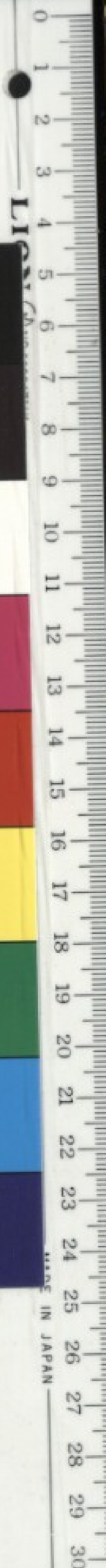
راقم

ممبر - سی - ایم - ایس

یادداشت

بہت برسوں سے ہم لوگ عیسائی دین کی بشارت بھی کر لیا منادی - شفاخانوں وغیرہ کے وسیلے ہندو مسلمان وغیرہ





لوگوں کو دیتے رہے ہیں اور جتنا کچھ فائدہ ہوا ہمیں معلوم ہی اگرچہ شکرگذاری کے لیے بہت کچھ ہوا مگر جیسا کہ اُمید تھی اُسقدر کامیابی حاصل نہیں ہوئی - اس لئے میرے دل میں ایک خیال آیا ہی کہ تمام انجیل کی خاص باتیں یعنے اُس کے عقاید اور خداوند کے معجزے - پیدایش - مرنا اور جی اُٹھنا اور تعلیم اور احکام وغیرہ باتیں جو کہ انجیل میں ہیں یہہ سب گانے کے وسیلے لوگوں کو سنائی جاویں اور راگ کے وسیلے رواج دیا جاوے - یہہ نہیں کہ بہت سے گیت اور بھجن اور غزلیں بنا بناکر اور کتابیں چھاپکر کتب خانوں میں رکھ دیجاویں یا تقسیم کردی جاویں بلکہ اُن کا رواج گانے کے وسیلے دیا جاوے اور خاص خاص آدمی اِس گانے کے علم کے لیے سکھلائے جاویں جیسا کہ نارمل سکولوں میں تعلیم دینے کو پنڈت اور اُستاد لوگ وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں یا جیسا کہ علم الٰہی یا میڈیکل کام لوگوں کو تعلیم دیکر سکھلایا جاتا ہی ویسا ہی اس کی بھی تعلیم دیجاوے - اس کے وسیلے جو فائدے ہیں وہ بیشمار ہیں +

ہندوستان میں گانے ہی کے وسیلے سے تمام مذہبی باتیں لوگوں کو سکھلائی گئی ہیں - ایشیا کا قدیم رواج بھی یہی ہی - بنی اسرائیل میں اس کا بڑا رواج تھا - ہیکل میں سردار مغنی مقرر تھے اور زبور وغیرہ سب راگ ہی میں تھے - ہندوستان میں رام چندر کا نام اور مذہب راماین کی نظموں سے پھیلایا گیا - بھاگوت اور مہابھارت کی نظموں میں کرشن کی پوجا ہندوستان میں پھیلا دی - چھوٹی چھوٹی قوموں میں دیوجی - رام دیو - نانک - گورکنا تھ وغیرہ کی ساری نصیحتیں اور معجزے اور کاموں کا بیان راگ ہی میں گایا جاتا ہی +

راگ یعنے نظم کی باتیں زبانی یاد رہتی ہیں اور اُن کا یاد کرنا بھی آسان ہی - نثر یاد نہیں رہتا اور لوگوں کی محبت راگ کے سُننے سے زیادہ بڑھتی ہی - پس میں یہہ عرض کرتا ہوں کہ گانے کے وسیلے سے عیسائی مذہب کی بشارت لوگوں کو دیجاوے اور اس علم کی تعلیم کا خاص بندوبست کیا جاوے - اِس کا سکول مقرر ہو - اور ہر ایک مناد کے ساتھ ایک گانے والا ہو جو باقاعدہ سکھلایا ہو - یقین ہی کہ سب مشنری صاحبان میری اس تحریر پر غور فرماوینگے اور دیگر بھائی لوگ بھی اپنی رائے ظاہر کرینگے +

راقم
ایم - کے

واقعات و آرائیں

دیوان نندلال صاحب کا شکریہ

ہمارے محترم جناب دیوان نندلال صاحب رئیس اعظم فتحگڈہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور نے زنانہ اور مردانہ مشن سکول فتحگڈہ کے لیے مبلغ دس روپے انعام سالیانہ امتحان کے وقت اُن لڑکے لڑکیوں کو جو اوّل و دوئم و سوئم امتحان میں رہینگے تقسیم کرنا منظور فرمایا ہی +

بادی النظر میں یہہ ایک چھوٹی بات معلوم ہوتی ہی مگر حقیقتاً اس سے بھاری نتیجہ نکلتا ہی - یعنے ایک زمانہ وہ تھا جب ہندو مسلمان اپنے لڑکوں کو مشن سکولوں میں بھیجنے سے حذر کرتے تھے - بلکہ اب بھی بعض بعض جگہہ آریہ لوگوں کی طفیل سے مشن سکولوں کی مخالفت کیجاتی ہی - مگر دیوان صاحب موصوف چونکہ خود ایام طفولیت میں اس مشن سکول میں متعلم رہ چکے ہیں وہ سکول کی تعلیم کی خوبی پر اچھی گواہی دے سکتے ہیں اور اپنے اس کریمانہ الطاف سے وہ اپنے شہر اور دیگر شہروں کے ہندو مسلمانوں کو مشن سکولوں کی طرف خاص توجہ دلاتے ہیں - کہ لوگ ان کے فوائد سے اپنی اولاد کو محروم نہ رکھیں - سو اس جگہہ کی مس صاحبان اِن چارج زنانہ مشن سکول اور میں تہہ دل سے انکا شکریہ ادا کرتا ہوں +　　(نامہ نگار)

وکٹوریہ ہوم کا کھولا جانا

آپ سب ناظرین نورافشاں کو مطلع ہو - کہ ایک جلسہ بتاریخ ۱۸-اکتوبر بروز یکشنبہ درباره کھُلنے وکٹوریہ ہوم منعقد ہوا - اس وکٹوریہ ہوم کی بابت آگے بھی اخبار نورافشاں میں تحریر ہو چکا ہی - اس لئے مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ میں اس کا مفصل حال تحریر کروں - فقط اس کی بابت اِتنا ہی کہنا کافی ہوگا - کہ یہہ وکٹوریہ ہوم لاچار اور بیکس بیواؤں کے لئے کھولا گیا ہی - اور اُمید واثق ہی - کہ اس کے جاری کرنے کی غرض منفعت بخش ہوگی - شام کے پانچ بجے وقت مقررہ پر اہل ثروت سے لیکر متوسط الحال تک تشریف آور ہوئے - ایسا کہ گل مکان بقعۂ نور نظر آنے لگا - اس کار خیر کے لئے اس وقت خوشی و مسرت کا وہ عالم تھا - کہ حاضرین جلسہ کی زبانِ حال بشاشت و مسرت کی گلوریاں شکرگذاری کی تشتری میں رکھکر استمالک فیاضی و استمالت قلوب حاضرین جلسہ کی طرف کافی توجہ کر رہی تھی - شروع میں ایک گیت باجے کے ساتھ بڑی خوش الحانی کے ساتھ گایا گیا - بعدہ بزرگ پادری - جے - بی - ڈیلس صاحب نے کتاب مقدس کو وا کیا اور خروج کا ۲۲ وا باب ۲۲ و ۲۳ آیات کی قرأت بڑی خوش الحانی سے کی اور بعد میں چند پُرتاثیر کلمے اپنی زبانِ مبارک سے یوں فرمائے - کہ جبتک مسیحی مذہب اس ملک میں نہ آیا تھا - بیواؤں کے لئے کوئی اِنتظام نہ تھا - خدا نے بڑی مہربانی کی کہ خدا کے لوگ ہمارے ملک میں آئے اور بیواؤں کی مدد کی - آپ نے فرمایا کہ یعقوب کے ۱ باب ۲۷ آیت میں مسطور ہی کہ بیواؤں کی خبرگیری کرنا ضروری بلکہ لازمی

ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کار خیر میں کچھ نہ کچھ مدد دیے کیونکہ جو کچھ خدا کی راہ پر دیا جاتا ہے۔ ضایع نہیں ہوتا۔ بلکہ دو چند و سہ چند ہو کر واپس آتا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں کئی ایک آیات بائبل شریف سے پیش کیں۔ ان کی اختتام گفتگو کے بعد۔ مسٹر ایم۔ وائلی۔ صاحب نے حاضرین جلسہ کے آگے وکٹوریہ ہوم کی رپورٹ مرتبہ سکرٹری صاحبہ ایکزکٹو کمیٹی وکٹوریہ ہوم سنائی۔ وھو ہذا +

اِس ھوم کے قایم کرنے کی ضرورت جس کے کھولنے کی تقریب آج ہم فراہم ہوئے ہیں پہلے پہل اُس وقت معلوم ہوئی تھی جبکہ اُس قسم کی بیکس عورتیں ہماری کلیسیا میں شامل ہوئی تھیں جن کے لیے اس ہوم کا وجود نہایت ضروری ہے۔ اگرچہ اس کی ضرورت اب ہماری کلیسیا کو از حد معلوم ہوئی ہے مگر ایسی بیکس اور بے گھر عورتوں کے لئے اس قسم کا انتظام وقتاً فوقتاً دیگر کلیسیاؤں کو معلوم ہوتا رہا ہے +

لودیانہ کی کلیسیا کی سیشن نے ایسے انتظام کے جاری کرنے کی ضرورت کو دیکھکر مناسب سمجھا کہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے ساٹھ سالہ جشن کے موقعہ پر اس ہوم کی بنیاد ڈالی جاوے۔ چنانچہ بدیں غرض ایک جلسہ فراہم ہوا جس میں اس تجویز کے لئے چند قواعد بنائے گئے اور ایک کمیٹی مقرر کی گئی کہ اِس تجویز کا انتظام کرے۔ اور ضروری اخراجات مہیا کرے۔ اِس پر ایک اپیل چھاپ کر خصوصاً پنجاب کی تمام کلیسیاؤں اور اور صاحبان کی خدمت میں بھیجی گئیں اور جو جو جواب آئے اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کی ہر کہیں ضرورت معلوم دیتی ہے +

ایک درخواست لودیانہ مشن کی خدمت میں زمین کے ایک ٹکڑے کے لئے کی گئی مگر جس حال کہ اس درخواست کا ہوم بورڈ کی خدمت میں جانا ضروری ہوا اور اس باعث تاخیر ہوئی تو کلیسیا کے پاسبان نے سیشن کی صلاح سے تجویز پیش کی کہ اپنے مکان کو اس کام کے لئے دیدیویں +

چنانچہ سیشن نے یہہ مکان وکٹوریہ ہوم کے لئے تجویز کیا اس شرط پر کہ اس کی قیمت سے ایک اور مکان پاسبان کے لئے بنایا جاوے۔ یعنے وہ مکان جواب زیر تعمیر ہے +

ایک ایڈریس حضور ملکہ معظمہ کی خدمت میں بھیجا گیا ہے بدیں غرض کہ وہ ہم کو اجازت دیں کہ اُن کے نام نامی سے یہہ ہوم کہلایا جاوے اور اگرچہ ابتک جواب نہیں آیا ہے مگر ہم کو یقین واثق ہے کہ وہ ضرور اس کو منظور فرمائینگی۔ زیادہ تر یقین دلانے والا یہہ امر ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے حاکم اعلی نے اپنی سرکاری رپورٹ کے ریویو میں جو گورنمنٹ ہند کی خدمت میں پیش ہوئی ہے ارقام فرمایا ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام خیراتی انسٹیٹیوشنوں میں سے جو ملکہ معظمہ کی مبارک جوبلی کی تقریب پر تجویز کئے گئے ہیں شاید سب سے زیادہ موزوں اور ضروری وکٹوریہ ہوم لودیانہ ہے +

اس ہوم کا بنیادی پتھر ۲۱ جون کو ایک کثیر جماعت کے روبرو رکھا گیا۔ اگرچہ اُسوقت اُمید کیجاتی تھی کہ یہہ مکان ستمبر میں کھولا جاوے مگر کثرت بارش کے باعث اور مستریان کے نہ ملنے کے باعث اس میں ابتک تاخیر ہوئی۔ اگرچہ آج صرف دو ریسیڈنٹ یہاں ہیں مگر ہمارے پاس اور بھی درخواستیں آئی ہیں اور ہمکو یقین ہے کہ جلد نہ صرف یہہ مکان پُر ہو جاویگا بلکہ اس مکان کو تمامی تک پہنچانے کی ضرورت پڑیگی +

کچھ دن ہی ہوئے ہیں کہ سیشن نے وہ ٹکڑا زمین کا جس کی درخواست کی تھی حاصل کیا ہے۔ یہہ زمین اس مکان سے لگا ہوا پیچھے کی طرف ہے مگر چوڑائی میں اس سے بڑا ہے +

آج کی تاریخ تک ہمارے پاس [illegible] روپیہ پہنچے ہیں۔ اس میں سے [illegible] عمارت کے فنڈ میں بذریعہ ڈونیشن وصول ہوئے ہیں۔ [illegible] روپیہ انگلش سرمن کے چندے سے وصول ہوئے ہیں۔ پچھلی دو رقمیں ہوم کے ماہواری اخراجات میں صرف ہونگی +

عمارت کے فنڈ کی رقم اس طرح پر خرچ ہوئی ہے۔ اوّل [illegible] روپیہ پاسبان کے مکان کی قیمت دی گئی اور [illegible] روپیہ نئے مکان میں صرف ہوئے ہیں۔ ماہواری خرچ کا تخمینہ [illegible] روپیہ ماہوار کیا گیا ہے۔ پہلا جو اصلی اسٹیمیٹ عمارت کے لئے دو ہزار روپیہ کیا گیا ہے ہمکو ابھی آٹھ سو پانچ روپیہ کی ضرورت ہے اور اس نئے ٹکڑے زمین کے گرد دیوار کے بنانے کی بھی ضرورت ہے جس کا تخمینہ [illegible] روپیہ ہیں +

آپ کے بعد ہمارے پاسٹر پادری۔ ان۔ ریم داس صاحب استادہ ہوئے آپنے اپنی زبان مبارک سے بہت مختصر لیکن پُرتاثیر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم سب ہی اس کار خیر میں مدد دینے کے ذمہ وار ہیں۔ اور ہر وقت اور ہر حالت میں ہمکو بیواؤں کی یاد کرنی چاہیے حتیٰ کہ جب ہم کھاتے ہوں یا نیا کپڑا پہنتے ہوں۔ ہمکو لازم ہے کہ بیواؤں کو بھی یاد کریں۔

آپکی اختتام گفتگو کے بعد ۵،۳ گیت گایا گیا جس کے بعد پادری اے۔ ایچ۔ ایوئنگ صاحب پرنسپل کرسچن بوائز ہائی سکول نے دلسوزو پُراعتقاد دعا کی اور تمجید تثلیث کے گانے کے بعد برکت کے کلموں کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا +

ایک حاضر

مسیحی خدمتگذاروں کی کانفرنس

لودیانہ پرسبیٹری کی طرف سے لودیانہ میں ۳۰ نومبر اور یکم دسمبر ۱۸۹۷ء کو مسیحی خدمت گذاروں کے لیے کانفرنس منعقد ہوگی +

دعوت

وہ کمیٹی جو لودیانہ پرسبیٹری کی طرف سے اس کانفرنس کے انتظام وغیرہ کے لیے مقرر کی گئی ہے اُن سب ہندوستانی اور ولایتی مسیحی خدمت گذاروں کو جو لودیانہ۔ لاہور فرخ آباد اور الہ آباد پرسبیٹریوں کے ماتحت کام کرتے ہیں یا اُن کے نزدیک



ہیں دعوت دیتی ہو کہ وہ اس کانفرنس میں تشریف لاویں +

اگرچہ یہہ کانفرنس خاصکر مندرجہ بالا پرسبیٹریوں سے متعلق خدمت گذاروں کے لئے ہوگی مگر کمیٹی اور مسیحی خدمت گذاروں اور بھائی بہنوں کو بھی بڑی خوشی کے ساتھ قبول کریگی +

مقصد

ضرورت نہیں ہو کہ اس کانفرنس کے مقصد یا غرض کا مفصل ذکر کیا جاوے - خدا نے گذشتہ چند سالوں میں اپنے لوگوں پر اس کی ضرورت مقصد اور فواید کو بخوبی ظاہر کر دیا ہو مگر مختصراً اس کا مقصد یہہ ہو کہ ہم سب ملکر خدا سے دعا مانگیں کہ خدا اپنی پاک روح بڑی قدرت کے ساتھ گنہگاروں کے دلوں کے تبدیل کرنے اور کلیسیاؤں میں تازگی کے آنے اور لوگوں کو اپنے تئیں کلی طور سے خدا کے حوالہ کرنے کے لئے ہم پر اور ہمارے اُن کھیتوں پر نازل فرماوے کہ جہاں ہم کام کرتے ہیں +

پروگرام

۲۰ - نومبر ۱۹۵۶ء بروز منگل ۱۱ بجے صبح سے ایک بجے بعد دوپہر تک +

اقرار اور شکر گذاری

۲۰ نومبر ۱۹۵۶ء بروز منگل ۲½ بجے بعد دوپہر سے ۴ بجے تک

مسیحی کام میں کامیابی کا بھید

(بائبل کا مطالعہ اور دعا)

" " ۶ بجے شام سے ۷ بجے تک +

روح سے بھری ہوئی زندگی

یکم دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ ۸ بجے سے ۹ بجے تک +

جانوں کو بچانے کی ضرورت

" " ۱۱ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک

مباحثہ

(ہمارے کام کا بہتر طریقہ)

" " ۲½ بجے سے ۳½ بجے تک -

مباحثہ

(سیلف سپورٹ)

یکم دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ ۶ بجے شام سے ۷ بجے تک -

ہماری کلیسیاؤں میں روحانی تازگی کے آنے کی شرائط -

۲ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز جمعرات ۸ بجے صبح سے ۹ بجے صبح تک

خدا اپنے کھیت میں لایق مزدور بھیجے

(سینڈ کے لئے دعا)

گیارہ بجے صبح سے سینڈ کا جلسہ شروع ہوگا - سابقہ دستور اپنا درس دینگے اور اُمید کی جاتی ہو کہ اُس روز بعد دوپہر یا شام کو سینڈ اور ایک یا دو جلسوں کا انتظام کریگی +

اطلاع

(درباره انتظام خوراک - رہایش وغیرہ)

چونکہ روز بروز اس قسم کے میلوں اور کانفرنسوں کی ضرورت بڑھتی جاتی ہو اسواسطے اب وقت آگیا ہو کہ ایسی تجاویز اور طریقے اختیار کئے جاویں کہ جن سے اس قسم کے جلسوں میں محنت - ذمہ واری اور خرچ اس طرح سے تقسیم ہو جاویں کہ کسی پر بوجھ بھی نہ ہو اور بعض جلسوں کے انتظام میں مشغول رہنے کے سبب سے جلسوں میں حاضر ہونے سے رہ کے بھی نہ جاویں کمیٹی کھانے اور رہایش وغیرہ کے لئے ذیل کا انتظام کرتی ہو -

(۱) کھانا

کمیٹی یہہ بندوبست کریگی کہ جلسے کے دنوں میں نان بائی موقعے پر موجود رہیں اور مناسب نرخ پر کھانے کی چیزیں بیچیں تاکہ جو کوئی چاہے آپ ہی خرید لیوے +

اگر بعض صاحبان ملکر ایک جگہ اپنے لئے کھانے کا آپ ہی بندوبست کرنا چاہیں تو اُن کے لئے ہم صرف کھانا پکانے کے لئے برتنوں مثلاً دیگچی - لگن - اور توے کا بندوبست کرینگے بشرطیکہ کمیٹی کو کانفرنس کے شروع ہونے سے ایک ہفتہ پہلے اطلاع دیجاوے کہ کتنے برتنوں کی ضرورت ہوگی - باقی بندوبست اُن کو خود ہی کرنا ہوگا +

(۲) رہایش

کمیٹی رہنے کے لئے مکانات یا خیموں کا بندوبست کریگی مگر وہ جو چارپائی لینا چاہیں کرایہ پر چارپائی بھی مل سکیگی بشرطیکہ جلسے سے پانچ روز پہلے کمیٹی کو اس امر سے مطلع کیا جاوے اور اگر کوئی کمیٹی کو اطلاع نہ دیوے اور وقت پر چارپائی کے حاصل کرنے سے محروم رہے تو کمیٹی اُس کی ذمہ وار نہ ہوگی +

اگر کوئی صاحب بمعہ خاندان کے تشریف لانا چاہیں تو کمیٹی اُن کے لئے خاندان کے ساتھ ملکر ایک ہی مکان میں رہنے کا بندوبست نہیں کرسکیگی - ہاں مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ رہنے کا بندوبست کیا جاویگا اور وہ الگ الگ رہ سکتے ہیں +

ضروری نوٹ - وہ سب بھائی بہن جو اس کانفرنس میں شریک ہوا چاہتے ہیں براہ مہربانی کمیٹی کو کم از کم دس روز پہلے اپنے آنے کے ارادے سے مطلع فرماویں اور اگر کسی کی طرف سے اطلاع نہ پہنچے گی تو کمیٹی اُس کی رہایش کے انتظام کے لئے ذمہ وار نہ ہوگی +

کرایہ ریل

اُن خدمتگذاروں کو جو لودیانہ پرسبیٹری کے ماتحت یا متعلق کام کرتے ہیں اور جن کی تنخواہ مبلغ ۵۰ روپیہ ماہوار سے کم ہو اُن کو ایک طرف کا ریل کا کرایہ دیگی +

ہم درخواست کرتے ہیں کہ دوسری پرسبیٹریاں بھی اپنے کارندوں کو کرایہ دینے کی نسبت کسی قسم کا انتظام کریں +

چندے کیلئے اپیل

اگرچہ کمیٹی نے تجویز کی ہو کہ کھانے کے لئے اس کانفرنس میں کچھ خرچ نہ کیا جاوے مگر تو بھی مکانات کی درستی - روشنی اور برتنوں وغیرہ کا بندوبست کرنے اور مبلغ ۵۰ روپیہ سے کم تنخواہ پانے والے کارندوں کو ایک طرف کا ریل کا کرایہ دینے میں روپے کی ضرورت ہوگی اسواسطے کمیٹی اُن تمام

کلیساؤں سے جو سینٹ ہند کے ماتحت ہیں اور مسیحی بھائی بہنوں سے بہہ عاجزی سے درخواست کرتی ہی کہ وہ اِس کارِ خیر کے لئے جلد اپنے فیاضی کے ہاتھوں کو بڑھاکر ہماری مدد کریں +

چندہ پادری - اے - ایچ ایونگ صاحب پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ کی خدمت میں بھیجا جاوے +

نوٹ چارپائیوں - برتنوں اور آٹے وغیرہ کی نسبت اِطلاع پادری پریم داس مشن لودیانہ کے نام پر آنی چاہیئں +

المشتہر

اے - ایچ - یونگ - جے - بی - ڈیلس

ڈبلیو جے کلارک - ایم - وائلی - این پریم داس

مُنتظم کمیٹی ۶

لودیانہ کی سیشن کی طرف سے سینڈ کے دیسی ممبروں کو

اِطلاع

جو انتظام مسیحی خدمت گذاروں کی کانفرنس کے لئے کھانے اور رہائش وغیرہ کے لئے کیا گیا ہی وہی انتظام سینڈ کے ممبروں کے لئے سینڈ کے دنوں میں بھی قایم رہیگا +

المشتہر

ایم - وائلی

محرر سیشن

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

رنگون اکتوبر ۱۳ - گذشتہ پیر کی رات کو کئی ایک اہل برہما جن کا سرگردہ ایک برہما کا پروہت تھا منڈالے کے قلعے میں اِس ارادے سے کہ افسروں پر حملہ کریں آ گھُسے + اُنھوں نے ایک انگریز سپاہی اور ایک انگریز بیوہ عورت کو زخمی کیا - اِس عورت کے چلانے کو سُنکر میجر ڈوبلی نے باہر نکل کر اپنے پستول سے حملہ آوروں میں سے ۳ برہمیوں کو جن میں اُن کا سرگردہ بھی شامل تھا مار ڈالا اور کتنوں کو زخمی کیا +

پونا اکتوبر ۱۳ - شولاپور میں وبا کے خوف سے لوگ شہر کو چھوڑے جاتے ہیں صدر بازار کے قریباً ۲/۳ باشندے چلے گئے ہیں +

جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے صوبہ پنجاب کی لیجسلیٹو کونسل میں ۵ غیر سرکاری ممبر صاحبان نامزد کئے ہیں - ۲ اہل اسلام میں سے - ۲ اہل ہنود میں یعنے باوا کھیم سنگھ صاحب اور مسٹر بدن گوپال صاحب بیرسٹر - اور ایک یورپین یعنے سر ولیم ریٹیگن صاحب +

لنڈن - اکتوبر ۱۴ - مسٹر براڈرک نے گلڈ فورڈ میں بولتے ہوئے کہا کہ فوج کے بڑھانے کی ضرورت اشد ہی یہہ بھی کہا کہ امن قایم رکھنے کے لئے جو شمار پچیس سال ہوئے کہ کافی تھا اب نہیں ہی کیونکہ ملک زیر حکومت اب بہت بڑھ گیا ہی +

شملہ اکتوبر ۱۵ - ملاں پوندہ محسودوں کا لشکر جمع کرنے میں قاصر رہا ہی - محسودوں کے ملک میں سب امن امان ہی +

رنگون - اکتوبر - منڈالے میں امن ہی - ۴ برمی قتل ہوئے اور ۵ زخمی - آٹھ گرفتار کئے گئے جن سے اِس منصوبہ کی حقیقت کھُلتی جاتی ہی +

اُن کے پروہت نے اُن سے کہا تھا کہ مجھکو گولی ہرگز نہیں اثر کرتی - میرے زرد پیراہن کا ہلانا ہی انگریزوں کی گولیوں کا رُخ اُلٹا دینے کو کافی ہی +

اُن کا اِرادہ تھا کہ محل اور قلعہ پر قبضہ کریں اور منڈالے سے انگریزی حکومت کو نکال دیں +

شملہ اکتوبر ۱۶ - مقام وانا کی خبر ہی کہ ملاں پاوندہ محسودوں کا لشکر اکٹھا کر رہا ہی اور کہ ایک ہزار آدمی اُس کے ہمراہ ہو گئے ہیں - ابھی تک اُس کا ارادہ نامعلوم ہی مگر اغلب ہی کہ کوئی چھیڑ چھاڑ نہ ہوگی +

لنڈن اکتوبر ۱۸ - کریٹ کا معاملہ پھر بھاری ہوتا جاتا ہی سلطان روم اُس جزیرے سے ٹرکی فوج واپس بلا لینے سے ناخوش ہیں +

یقین کیا جاتا ہی کہ طاقتہائے یورپ متفق ہوکر اپنی اصلی تجویز پر مستقل رہینگے یہہ تجویز کامل خودمختاری کی تھی -

اِس اثنا میں مسلمان کریتی سخت بے ضبط ہو رہے ہیں +

لنڈن اکتوبر ۱۸ - سر ایڈون آرنلڈ کی لڑکی ایک جاپانی لیڈی سے جس نے انگلینڈ میں تعلیم پائی ہی شادی کی ہی +

پونا - اکتوبر ۱۸ - دمودر ہری چیکار جس پر مسٹر رینڈ اور لفٹنٹ ایرسٹ کے قتل کا الزام لگا ہی پھر پیش ہوئے کہ سٹی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا تھا اور پھر دو ہفتہ کے لئے واپس بھیجا گیا ہی تاکہ پولیس زیادہ مزید تحقیقات کرے +

بمبئی اکتوبر ۱۹ - کل وبا سے ۷ واردات اور ۳ اموات ہوئی ہیں +

شملہ اکتوبر ۲۰ - اُس گروہ میں جس نے مقام درگائی کی فوج پر حملہ کیا تھا ... ۲۰ علی خیل - ماموزئی اور علی شیرزئی اور گرا اورکزئی کے ... ۳۰ آدمی شامل تھے

• **بخار** - اضلاع راجپوتانہ میں فیصدی ۵۵ آدمی بخار میں مبتلا ہیں آفسوں اور سکول و کچہری وغیرہ میں لوگوں کا بہت ہی کم شمار ہو گیا ہی +

+ + + + +

مضامین مفید المبتدین

بقیہ

نامہ بر کبوتر

ہلڈا کے باپ نے بڑی خوشی سے اُس کی درخواست قبول کی اور بڑی مہربانی سے پیش آیا۔ وے رات بھر قلعہ میں رہے۔ صبح ہوتے ہی اُن آدمیوں نے کہا کہ ہم فلاں شہر کو جانا چاہتے ہیں مگر راہ سے بے خبر ہیں۔ اگر آپ مہربانی سے کسی شخص کو ہماری راہ نمائی کے لئے ساتھ کردیں تو عین شفقت ہوگی ❊

سردار نے فوراً ایک نوکر لڑکا اُن کی راہ نمائی کے لئے اُنکے ساتھ کردیا اور اُن کو کہا کہ جب فریڈا کے گھر کے پاس سے گزرو تو اُن کے گھر ضرور جانا اور اُن کو خطو خیروعافیت کی خبر ضرور دینا۔ یہہ کہکر اُن تینوں کو روانہ کیا ❊

اثنا راہ میں وہ دونوں آدمی اِس غرض سے کہ وہ نوکر لڑکا نہ سمجھے غیر زبان میں گفتگو کرنے لگے۔ لیکن اُس نوکر لڑکے نے اُنکی تمام گفتگو سمجھی اور فوراً تاڑ گیا کہ یہہ حقیقت میں پروسلم کے ساکن نہیں۔ بلکہ کسی دشمن کے سپاہی ہیں اور اُن کی گفتگو سے معلوم کیا کہ یہہ دونوں اشخاص فریڈا کے گھر جانے کا قصد رکھتے ہیں۔ اور وہاں جاکر ایک رات ٹکنے کی درخواست کرینگے اور رات کو قلعہ کا دروازہ کھلاکر بمعہ چند سپاہیوں کے اندر گھس کر فریڈا اور اُس کے والدین کو پکڑ قیدی بنائیں گے اور نوکروں کو پکڑ کر مار ڈالیں گے اور قلعہ جلادیں گے۔ جب وے آپس میں بہت دیر تک گفتگو کرچکے تو اُن کو خیال آیا کہ شاید یہہ نوکر لڑکا ہماری گل باتیں نہ سمجھ گیا ہو۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ میرے خیال میں یہہ لڑکا بہت سمجھ گیا ہوگا۔ پس آؤ ہم اِس کو مار ڈالیں ایسا نہ ہو کہ کہیں ہم کو پکڑوادے۔ جب لڑکے نے مار ڈالنے کا لفظ سُنا تو وہ چوکنا ہوگیا اس سے وہ سمجھ گئے کہ اُس نے ہماری گل باتیں سمجھ لیں ہیں۔ اُن میں سے ایک طیار ہی تھا کہ بیچارے لڑکے کا کام تمام کرے کہ وہ بھاگ نکلا۔ چونکہ وے ایک چوڑا اور گہرا نالا جس پر کہ ایک تختہ بجائے پُل کے دھرا تھا عبور کرکے آئے تھے۔ لڑکا اُلٹا اُس پُل کیطرف بھاگا۔ جب اُسنے اُنکو اپنے پیچھے آتے دیکھا تو جھٹ تختے کو نالے میں گرادیا اور آپ بھاگ کر گھر آگیا اور گل کارروائی ہلڈا کے باپ سے بیان کی تب اُس کے آقا نے کہا کہ ہم کو ضرور کسی آدمی کو اُن کو اِس واقعہ سے آگاہ کرنے کے لئے بھیجنا چاہئے۔ لیکن لڑکے نے کہا کہ اے صاحب یہہ ناممکن ہے۔ کیونکہ پُل جس پر سے گذرنا ہے برباد ہوگیا ہے۔ اب تو صرف پرندہ اُس نالے کو عبور کرسکتا ہے۔ ہلڈا پرندے کا نام سُنکر چلا اُٹھی کہ اے باپ میرے کبوتر کے ذریعے اُن کو خبر نہیں دے سکتے۔ کیونکہ میں نے سُنا ہوا ہے کہ کبوتر اکثر اپنے پُرانے گھر کی طرف اُڑ جاتا ہے۔ پس مجھے یقین ہے کہ میرا کبوتر اگر میں اُس کو آزاد کردوں تو ضرور فریڈا کے پاس واپس جائیگا۔ اُس کے باپ نے کہا کہ اچھا ہم آزماتے ہیں۔ پس اُس نے ایک پُرزہ کاغذ پر چند الفاظ تحریر کئے اور کاغذ کبوتر کی گردن سے باندھ دیا۔ کبوتر چھوٹتے ہی فریڈا کے گھر کی طرف اُڑا تب اُن سب نے اپنے دوست کی جان کی حفاظت کے لئے دعا خیر کی۔ اِدھر فریڈا اپنی ماما کے ساتھ بیٹھی کام کر رہی تھی کہ اتفاقاً اُس کا کبوتر آکر اُس کے کندھے پر بیٹھ گیا تب اُنہوں نے ایک پُرزہ کاغذ دیکھ کر اُس کو پڑھا اور اُس کا گل بیان فریڈا کے والد سے بیان کیا۔ اسی اثنا میں مسافر بھی آپہنچے اُنہوں نے اُن کو پکڑ کر اُن کے کپڑے اُتار لئے اور اُنکو اپنے سپاہیوں کے سپرد کیا کہ تمام رات ننگے ہتیاروں سے اُن کی نگہبانی کریں۔ جب آدھی رات گذری تو پہرے دار سپاہیوں نے سُنا کہ کسی نے دستک دی ہے اُنہوں نے دروازہ کھولا اور اپنے دشمن کو اندر داخل کیا اور پھر اُن کو بھی پکڑ کر قید میں ڈال دیا۔ دوسری صبح اُن تمام شریر آدمیوں کو واجبی سزا پانیکے لئے بادشاہ کے پاس بھیجدیا۔ اب تم خیال کرسکتے ہو کہ ہلڈا کے والدین کس قدر خوش ہوئے ہونگے کہ وہ کبوتر بہ حفاظت اُس پُرزہ کاغذ کو لے گیا اور اُن کی جان بچائی۔ تب مریم نے کہا میں دیکھتی ہوں کہ اس مہربانی کا جو ہلڈا اُس کی ماں اور کبوتر پر ہوئی فریڈا کے والدین کو کافی اجر ملا۔ اگر وے ایسا نہ کرتے تو مجھے یقین ہے کہ وے ضرور ہلاک ہوتے۔

اُن کی ماما نے کہا بیشک ہلڈا کے والدین کو بھی اُن کی مہربانی کا عمدہ پھل ملا۔ اگرچہ مصنوعی مسافروں نے اُنکو دھوکا دیا مگر اُنکو کچھ نقصان نہ پہنچا بلکہ مہمان نوازی سے اُنہوں نے اُن شریر مسافروں کو معلوم کیا اور اپنے دوستوں کی جان بچائی۔ اب تم نے دیکھا کہ خدا نے کسطرح فریڈا کے والدین کو خطرے سے بچایا۔ اگرچہ اُنہوں نے بھی اُن مصنوعی مسافروں سے دھوکا کھایا۔ اسی طرح شیطان بھی بعض وقت خدا کے فرشتے کی صورت میں ہمارے پاس آتا ہے۔ اور ہمارے دل میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم خدا سے دعا کریں تو وہ ضرور ہم کو اُس سے بچائے گا۔ ایسا کہ ہم کبھی دھوکا نہیں کھاسکتے۔ کیونکہ وہ ہم کو ہمارے اُن دشمنوں سے جو ہمارے روح وجسم دونوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں محفوظ رکھتا ہے ❊

(سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ اوّل)

کسی اور آدمی کی زندگی سے منکشف ہوتے ہیں ٭

آخیر میں مسیح ہی وہ شخص ہے جس کی زندگی اور موت سے واقف ہوکر وہ انسانی روحیں تسلی پا سکتی ہیں جو تمام دُنیا بھر میں اپنے گناہوں سے واقف ہوکر اپنے گناہوں کے سبب سے روزہ رکھنے اور ریاضات شاقہ برداشت کرنے اور گنگا کے پاک پانی میں نہانے اور مکہ معظمہ کی پاک زمین کی زیارت کرنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں اور نہ فقط اسقدر بلکہ تمام دُنیا بھر میں افریقہ کے وحشیوں سے لیکر اعلیٰ سے اعلیٰ مہذب قوموں میں ایسی گناہ سے واقف شدہ روحیں کسی نہ کسی جان کی قربانی کرنے پر مجبور ہوتی ہیں اور پکار اُٹھتی ہیں کہ جان کے بدلے جان۔ سر کے بدلے سر۔ گردن کے بدلے گردن۔ کان کے بدلے کان ٭

اے پیارے ناظرین کیا آپ کی روح ایسی روحوں میں سے ایک ہے۔ اگر ہے تو آؤ۔ قبولیت کا دروازہ کھلا ہے۔ خدا خود آسمان سے اُترا ہے اور دونوں ہاتھ پھیلا کے آپ کو پکار کر کہتا ہے کہ اے میرے پیارے بیٹے میرے پاس آؤ۔ صرف اتنا مان لو کہ میں نے جو قدرت اور بھید والا دروازہ کھولا ہے اس سے داخل ہو۔ اگرچہ تمہاری بگڑی ہوئی عقل اب اِس دروازہ کی حقیقت کو نہ پہچان سکے لیکن تم اس کی پاک زندگی کو دیکھو اور اس کی عقل اور بھید میں تمہیں سمجھاؤنگا ٭

پیارے ناظرین اِس آواز کو کہیں آپ رد تو نہیں کرتے بعض ناظرین کے دل سے آواز آتی ہے کہ ہم کیا کریں ہم اس راہِ حق کو مانتے تو ہیں ہم مسیح کو نہایت نیک اور پاک آدمی جانتے ہیں ہم اُسے خدا کا پیغمبر اولوالعزم سمجھتے ہیں لیکن ابھی میرے عزیز ناظرین اتنا جاننا اور اتنا ماننا کافی نہیں ہے یہہ تو شمال سے لیکر جنوب تک اور مشرق سے لے کر مغرب تک ہر ایک شخص نے جس کے پاس مسیح یسوع کو پیش کیا گیا ہے مان لیا ہے کہ واقعی مسیح کی زندگی بڑی اعلیٰ درجے کی تھی۔ مسیح بڑا نیک آدمی تھا مسیح ایک بڑا پیغمبر تھا۔ پیارے ناظرین اگر ایسا جاننے اور ماننے سے نجات ہوتی تو ساری دُنیا بچ جاتی کیونکہ دُنیا بھر میں مسیح کی نیکی اور پیغمبری کے بارے میں کسی کو کلام نہیں ہے۔ لیکن افسوس (شاید افسوس تو نہیں کرنا چاہئے) نجات ایسے نہیں۔ پھر نجات کیواسطے کیا کرنا چاہئے؟

اے پیارے ناظرین نجات کیواسطے آپ اپنے آپسے یہہ سوال کیجئے کیا آپ مسیح کو بہتوں میں سے ایک سمجھتے ہیں یا کہ دس ہزار میں کا وہ ایک کر کے مانتے ہیں؟ کیا آپنے مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کیا ہے؟ کیا آپنے اِس آسمانی روٹی کو کھایا اور اِس آسمانی پانی کو پیا ہے؟ کیا آپ اِس آسمانی پوشاک سے ملبّس ہوکر اِس آسمانی دُلہا کی دُلہن بننے کے لئے تیار ہیں؟ اگر ہیں تو آپ مبارک ہیں ٭

ور فیض مسیحا دا ہو آئے مکانچی جائے ٭ ہیٹے دل بھر کے پانی تو وکھا مکانچی جائے
نہیں انکار اِس جا پئے ہو دکار کچھ خفی ٭ گناہ لاکر سطانی پائے آئے مکانچی جائے
ہے یہہ آوازہ دُلہا کی کھڑا ہوں تیرے لیکھے ٭ اگر دلہن تو میری بنکے کر مکانچی جائے

۱ [illegible] ثانی

ضرورت

ایک شادی شدہ واعظ کی ضرورت ہے جو پنجابی اور غرائیبیکا بجاتا ہو اور پنجاب کے دیہات کے کام کا تجربہ رکھتا ہو لوا ویجے پیچھے رستوں پر چلنے کا عادی ہو اگر مجکاب لنٹرن کے استعمال سے واقف ہو تو بہتر ہے سابل اپنی عرضی معہ اسناد کارگذاری اور لیاقت کے کسی پادری صاحب کے ذریعہ ذیل کے پتہ پر روانہ کرے اور ہر ایک ضروری امر کا فیصلہ کرے ٭

المشتہر ایم۔ بی۔ کارلٹن۔ ایم۔ ڈی۔ سپاٹو ٭

[illegible] ثانی

ضرورت

ایک عیسائی ڈریسر کی ضرورت ہے جو اوسط درجہ کی لیاقت رکھتا ہو لیکن عبادت میں حاضر ہوتا ہو اور دیندار ہو۔ شادی شدہ کو ترجیح دیجائیگی کسی پادری صاحب کے ذریعہ عرضی معہ اسناد روانہ کرنی چاہئے۔

المشتہر ایم۔ بی۔ کارلٹن۔ ایم۔ ڈی۔ سپاٹو

۲

ضرورت

دو مسیحی دیندار کمپونڈروں کی ضرورت ہے [illegible] ہوں اور گانے اور منادی کا شوق رکھتے ہوں سائل اپنی عرضی بمعہ اسناد کارگذاری اور کسی پادری صاحب کی سفارش کے ذیل کے پتہ پر روانہ کرے۔

پورن لعل اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ لیپر اسائلم سباٹو

ضرورت

ایک مسیحی کمپونڈر کی ضرورت ہے جس نے کمپونڈری کا کام اچھی طرح سے سیکھا ہو۔ اگر مجرد ہو تو بہتر ہے ضروری کیفیت ہو۔ درخواستیں معہ نقول اسناد مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جاویں ٭

ڈاکٹر [illegible] صاحب۔ سکاچ مشن سیالکوٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے۔ پرانے لوہے کی ریلیں لمبائی چوڑائی۔ نرخ اور بیچانیکی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت [illegible]

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ...... [illegible]
بغیر ضمیمہ ...... [illegible]

+ + + + +

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ اڈیٹر۔ این جیف۔ و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ [illegible] کے اہتمام سے چھپا ٭